

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول ٹے

نمبر ۳۸ - جلد ۷ — لودیانہ ۱۸ ستمبر ۱۸۷۹ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

نورافشاں

ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال

ہم سمجھ چکے تھے کہ ہمارے ملک میں اب قریباً امن ہو گیا ہے بُرے دن گئے اور اچھے آئے پنجاب میں افراط باران الٰہی کے طفیل اچھی فصل کی اُمید بندھ گئی ہے اور گو کشمیر میں قحط کی حالت ابھی خوفناک ہے اور ہندوستان میں بھی طغیانی آب نے بہت نقصان پہونچایا مگر جیسا لڑائی بھڑائیوں سے امن ہو گیا ہے ویسا ہی یہہ بلائیں بھی جلد ٹل جائنگی کیونکہ سب رگڑے جھگڑے جنکا مہلک اثر ہندوستان پر ہونیوالا تھا اب قریباً مٹے جاتے ہیں چنانچہ برما میں ایک ہولناک طوفان اُٹھا تھا جو اُٹھتے ہی منتشر ہو گیا اور منتشر ہوتے ہی ایک گھمسان سا بنگیا گو بقول شخصے کہ گھمس کے بعد اکثر آندھی آیا کرتی ہے پھر کبھی وہاں پر خراب ہوا چلنے لگ جائے مگر ابھی نہیں۔ جنگ زولو نے بھی پہلے ڈراونی صورت پیدا کی تھی لیکن اب اُسکا خاتمہ ہے۔ روس ترکستان اور یونان کے بیچمیں بھی باہمی فساد برپا ہونیکی علامتیں دکھلائی دینے لگی تھیں مگر شکر ہے کہ جلد رہ گئیں اور وہانتک نوبت نہ پہونچنے پائی کہ جسپر اخبار نویسوں کو قسم قسم کی تک بندی اور خیالات دوڑانیکا موقعہ ملتا۔ کابل کی طرف سے بھی اطمینان ہو گیا تھا اور گو خفیف سی چھیڑ چھاڑ کی خبریں آیا ہی کرتی تھیں مگر وہ ہنگامہ جسکا نام جنگ افغانستان تھا بالکل مسدود سمجھا جاتا تھا افغانی قومیں کم و بیش سب مطیع ہو گئی تھیں لشکر تاجدار اور خوانین اور امرا اب امیر یعقوب خان کے وفادار ملک کا جدید انتظام شروع تھا اور عام تجارت کے کھلنے کی اُمید تھی۔ امیر امن و چین سے اپنے محلسرا میں استراحت فرماتا تھا اور میجر کیوگنری صاحب بہادر رزیڈنٹ سرکار انگلشیہ معہ اپنے اُنہیں گنتی کے ہمراہیوں کے بالا حصار میں بیٹھے ہوئے اپنے آپ کو بالکل محفوظ اور مطمئن سمجھتے تھے کبھی خواب میں بھی یہہ خیال نہیں گذرا تھا کہ اُس وحشی ملک اور اُسکے درندے باشندوں کے بیچمیں ہمارا اس تنہائی کے ساتھ سکونت رکھنا خالی از اندیشہ نہیں۔ اُنکو یعقوب خان کے اتحاد پر کامل یقین تھا اور شہر کے باشندوں پر پورا پورا اطمینان۔ وہ صبح و شام انگریزی دستور کے مطابق تن تنہا ہوا خوری کے لئے باہر آتے جاتے اور ویسا ہی اُنکے ہمراہی بھی کھلا کھلی پھرتے پھراتے بلکہ وہ اس تیاری میں لگے ہوئے تھے کہ بہت جلد یعقوب خان کی ہمراہ بدخشان کی مہم پر جائنگے اور وہانکے باغیوں کو پامال کر کے راہ راست پر لائنگے۔ پس اس حالت میں کسکو گمان تھا کہ آسمان سے ایک ناگہانی بلا ٹوٹ پڑیگی اور یہہ سب معاملہ ایکدم زدن میں تہ و بالا ہو جائیگا یہہ کون کہہ سکتا تھا کہ ہراتی فوج پانچ چھ ہزار آدمیکے قریب شتر بے مہار کیطرح تقاضا تنخواہ کی وصولی کے بہانہ سے شہر کابل میں وارد ہو گی اور شہری لوگوں کو جو کابل میں انگریزی رزیڈنٹ کے قیام سے در پردہ ناراض تھے شامل کر کے بالا حصار پر سخت حملہ کرے گی اور ایک لائق فائق انگریزی افسر اور اُسکے چند ہمراہیوں کو

جو گویا اُن کے مہمان تھے قتل اصحاب آخذ وہ نہایت بے رحمی کے ساتھ آگ اور تلوار سے کہف عدم میں ڈالدئیگئی مگر کیا کیا جاوے جو ہونی تھی سو ہو گئی اور شدنی ٹ نہ سکی +

ہمارے پورانے لوگ جنہوں نے کابل کے سابقہ معاملات خوب دیکھے بھالے ہیں اور جنکی آنکھوں میں شاہ شجاع الملک اور میگناٹن صاحب کا زمانہ ابتک پھر رہا ہی اس سفارت کے جانے پر متفق الرائے تھے کہ ایک انگریز کا خواہ وہ کیسا ہی قابل کارکیوں نہ ہو اسقدر قلیل ہمراہیوں کے ساتھ کابل میں جانا گویا موت کے منہہ میں آپ لات دینا ہی سو ایسا ہی ہوا اور اسیواسطے افسوس ہی ایسی بڑی عالیشان اور حکیمانہ مزاج گورنمنٹ پر کہ باوجود سابقہ تجربہ کے پھر ایک افغانی امیر کے وعدے پر بھول جاوے اور اپنے ایک ہونہار نوجوان خیرخواہ افسر کو جسکے ہاتھ سے ابھی بہت سی کارنمایاں نکلنے کی اُمید تھی گویا اپنے ہاتھ سے طعمۂ اجل کرادے +

غرض یہہ ہولناک خبر ۵ ستمبر کی رات کو بذریعۂ تاربرقی مقام شملہ میں بحضور نایب السلطنت کشور ہند یعنے جناب گورنر جنرل بہادر ایسی حالت میں پہونچی جبکہ صاحب ممدوح الشان ایک تماشا گاہ میں عین عالم نشاط میں بسماعت راگ و باجہ مشغول تھے اس خبر کا پہنچنا ہی تھا کہ محفل برخاست ہو گئی خوشیکی کیفیت غم سے تبدیل ہوئی اہالیان کونسل جھٹ بلائے گئے کلاک لوگ بستروں سے اُٹھائے گئے جابجا خط وکتابت کا سلسلہ جاری ہوا ہندوستان سے انگلستان تک تار دوڑگئی ایکدم میں ہر دو ممالک میں سناٹا سا پھر گیا اور ہر زبان سے یہی صدا نکلی کہ انتقام انتقام انتقام +

دوسرے دن دوپہر تک صاحب لوگ شملہ میں اسوار و پیدل نہایت اضطراب کے عالم میں ادہر اُدھر پھرتے رہے اور پتہ نہیں نکلتا تھا کہ سبب کیا ہی آخر تیسرے پہر خبر نکلی کہ سفارت کابل جو افغانستان کی نگرانی پر متعین تھی بالکل تباہ ہو گئی اور سوا چند اسواران اور گراس کٹوں کے جو بالاحصار سے باہر تھے باقی سب لاشیں ہی لاشیں پڑی رہ گئیں۔ اسواقعہ پر ولایت کے اخبار عجیب بولیاں بول رہے ہیں کوئی کہتا ہی کہ کوئی نہ کوئی روسی افسر ہرات میں پہونچ گیا ہی کسی کا گمان ہی کہ یعقوب خان کی سازش اس میں ضرور ہی اور کوئی اُسکو بوجوہات بری کرنے میں کوشش کرتا ہی کوئی رار دیتا ہی کہ انگریزی فوج بھیجکر کابل اور بالاحصار کی اینٹ سے اینٹ جدا کرکے سفارت کی اس ناگہانی قتل کے لئے یادداشت چھوڑنا چاہئے اور کوئی بولتا ہی کہ امیر کا خاندان بالکل گم کرکے دونوں انگریز اور روس کابل کو آپس میں بانٹ لیں۔ مگر سردست ہمارے جناب ویسرائے بہادر نے جنرل رابرٹ صاحب کو چارج عطا کرکے دوبارہ فرم کو بھیجدیا ہی اور لشکر کے جابجا سے روانہ ہونے اور بغرض حملہ کابل میں پہونچنیکا پورا انتظام کردیا اور مشہور ہو گیا ہی کہ بہت جلد انگریزی فوج ظفرموج کابل میں وارد ہو گی اور بڑے جوش وخروش سے میجر کیوگنری اور اُس کے ہمراہیوں کے قتل کا انتقام لیگی +

ہم بھی اوروں کے ساتھ مگر اُمید کرتے ہیں کہ یعقوب خان اسمقدمہ میں بالکل بری ہو گا بلکہ یہ تاریخ کے سول اینڈ ملٹری گزٹ کی افواہی خبر اگر وہ اعتبار کے قابل ہی تو امیر صاحب کا ایک اُڑتے الزام کے خوف سے خودکشی کر لینا اس امر کو تصدیق کرتا ہی مگر ہم اُمید کرتے ہیں کہ یہہ خبر غلط ہو گی۔ ہاں امیر اس معاملہ میں مشتبہ ضرور ہی کیونکہ اشتباہ ہی کہ ایسا کام اُسکی سازش کے بغیر بالکل نہونا تھا اور جب ہو گیا تو اُس سے ظاہر ہی کہ جو سلوک امیر کو اُسوقت ریزیڈنٹ کے ساتھ کرنا چاہئے تھا اُسنے ہرگز نہیں کیا۔ پھر تنخواہ کی وصولیکیواسطے باوجودیکہ ادائی کا وعدہ ہو جاوے کبھی کسی فوج کو ایسا برسر فساد ہوتے نہیں سنا گیا اور جب ہو گئی تو اُس مفسدہ کا اثر امیر اور اُسکے کارکنوں پر ہونا چاہئے تھا نہ کہ الٹا بالاحصار اور اُس میں کے چند اجنبی فرنگیوں پر۔ امیر نے مفسدوں کے جم غفیر کے سمجھانیکے لئے پہلے جرنیل داؤد شاہ اور بعد میں اپنے خلف الرشید کو ایک ایک کرکے بھیجا کیا بادشاہ ہو کر اُنکو اپنے باقی لشکر سے جواب نہیں دلسکتا تھا کیا وہ فوج جو اُسکے ساتھ گنڈمک میں آئی تھی وہ بھی باغی ہو گئی تھی اور اگر اُسوقت کے لحاظ سے نصیحت گر کا اکیلا ہی جانا مناسب سمجھا گیا تھا تو خود بذات تشریف لیگیا ہوتا اور علانیہ پکار کر کہتا کہ پہلے مجھے قتل کر لو اور پیچھے اُن فرنگیونپر جو ہمارے مہمان ہیں ہاتھ اُٹھانا اور اگر ایسا ہوتا تو اغلب تھا کہ جیسا اُنہوں نے اُسکے فرزند پر ہاتھ نہیں اُٹھایا تھا ویسا اُسکو بھی کچھہ نہ کہہ سکتے۔ غرض ان باتوں سے اشتباہ ضرور عاید ہو سکتا ہی بلکہ افغانی سردار کی ذاتی عادت جیسی قدیم سے مشہور ہی اُسکو اور پختہ کرتی ہی اور ہمارے ملک کے بڑے پالٹیشن یعنے سر ہر پنجاب کا قول عین صادق آتا ہی کہ افغانوں پر قبضہ کرنا گویا اُستر و تکی مالا گلے میں ڈال لینا ہی +

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہی یا نہیں

اور اگرچہ دوسری حدیث میں لکھا ہی کہ خدا اُسکو جو اپنی جان آپ مارتا ہی نہیں بخشیگا کیونکہ وہ خونی سے بدتر ٹھہرا تو بھی اُس شخص کو نبی کے پاس جانے کے سبب معاف کیا +

پھر قرآن میں بارہا لکھا ہی کہ دین کی بابت لڑائی کرو اور تلوار سے خدا کا دین پھیلاؤ حکم ہی کہ قتل کرو مار ڈالو نیست کرو باز نہ آؤ اور دریغ نہ کرو سو اِس حکم کو ماننا چاہئیے نہ اِس سبب سے کہ خدا اِس لڑائی سے گنہگار کو سزا دیا چاہتا بلکہ اِس سبب سے کہ رحمٰن الرحیم کا دین جاری ہووے +

قطع نظر اِس سے اِن کتابوں کے مطابق خدا نے پیدایش سے پیشتر بعضوں کو مقرر کرکے اُن کی قسمت میں لکھا کہ وے گناہ کریں اور مرنے کے بعد دوزخ میں جاویں وہاں الزقوم کے درخت کا پھل کھاویں شیطان کے شریک ہوویں اور ہمیشہ دُکھ اور رنج اُٹھاویں اور یہہ سب اسلئے ہووے کہ خدا نے یونہیں مقرر کیا ہی +

خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ صفتِ رحمت کا بیان قرآن و حدیث و اہلِ اسلام کے عقیدہ میں بہت ہی کہ خدا بڑے بڑے گنہگاروں کو معاف کرتا ہی اور ایک شخص کو جس نے توبہ نہ کی نبی کے پاس جانے کے سبب بخشا اور یہہ کہ رحیم الرحمٰن نے فرمایا کہ دین تلوار سے پھیلاؤ اور اُسی نے مقرر کیا اور لوگوں کی قسمت میں لکھا کہ بعضے گناہ کرکے توبہ نہ کریں بلکہ کافر ہو کر دوزخ میں پڑیں الزقوم کے درخت کا پھل کھاویں اور ہمیشہ نہایت رنج و دُکھ میں رہیں +

ہم اِس صفت کو بھی چھوڑ کر آگے بڑھتے اور دریافت کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث و اہلِ اسلام کے اعتقاد کے موافق خدا عالم الغیب و ہمہ دان ہی یا نہیں +

قرآن و حدیث کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا میں یہہ دونوں صفتیں ہیں اور ہم بھی اپنے دل کی پوری چاہت و کمال خوشی سے اِس بات پر یقین کرتے ہیں لیکن دریافت کیا چاہئیے کہ قرآن و حدیث میں اِس صفت کا بیان ایسا ہی یا نہیں کہ جس سے خدا سب کچھ جاننیوالا اور ہمہ دان ٹھہرے۔ قرآن میں لکھا ہی کہ خدا محمد صاحب کو راتہی رات لے کر مکہ کی مسجد سے اورشلیم کی مسجد تک لے گیا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل آیت سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا یعنے پاک ذات ہی جو لے گیا اپنے بندہ کو راتے رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک۔ تواریخ سے بخوبی ثابت ہی کہ اورشلیم کی ہیکل وہ تھی جس کو رومیوں نے محمد سے چھہ سو برس پیشتر نیست کر ڈالا اِس طرح پر کہ اُسکا نشان بھی باقی نہ رہا اُس دن سے آج تک پھر نہ ہی محمد کے بعد ایک مسجد البتہ اورشلیم میں نبی اور عیسائیوں نے بھی ایک عبادت خانہ بنایا مگر محمد صاحب کے وقت میں نہ مسجد نہ ہیکل وہاں تھی +

پھر قرآن میں لکھا ہی سورہ بقر ۲۴۴ آیت سورہ بقرہ ۱۱۵ آیت۔ سَیَقُوْلُ السُّفَہَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰھُمْ عَنْ قِبْلَتِہِمُ الَّتِیْ کَانُوْا عَلَیْہَا قُلْ لِّلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ یَہْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ یعنے اب کہینگے بیوقوف لوگ کاہیکو پھر گئے مسلمان اپنے قبلہ سے جس پر تھے تو کہہ اللہ کی ہی مشرق اور مغرب چلاوے جس کو چاہئیے سیدھی راہ اور اللہ کی ہی مشرق اور مغرب سو جس طرف تم منہہ کرو وہاں ہی متوجہ ہی اللہ برحق اللہ گنجایش والا ہی خبردار ہی اِن باتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ ہر جگہہ موجود ہی اور نماز پڑھنے کے واسطے جدھر منہہ پھیریں سب برابر ہی یہہ بات البتہ خدا کے لایق اور عقل کے موافق ہی چنانچہ لکھا ہی صرف بیوقوف کہہ سکتے ہیں کہ نماز میں خاص قبلہ کی طرف منہہ پھیرو اِس کے بعد حکم آیا کہ منہہ اورشلیم کی طرف پھیرو پھر کہا مکہ کیطرف +

پھر دین کے پھیلانے کی بابت لکھا ہی سورہ بقر ۲۵۶ آیت آل عمران ۲۰ آیت سورہ نحل ۸۲ آیت۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ۔ یعنے زور نہیں دین کی بات میں اور اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ یہی ہی پہنچا دینا پھر اگر پھر جاویں تو تیرا کام یہی ہی کھول کر سنا دینا۔ یہہ تو عقل کے موافق ہی کیونکہ دین بدن کے واسطے نہیں بلکہ عقل و روح کے واسطے ہی اور اُنہیں کو قایل کرنا چاہئیے کیونکہ کیا فایدہ اگر انگریز لوگ کہیں کہ تم عیسائی ہو جاؤ نہیں تو ہم تمہیں قتل کرینگے کیا لاکھوں توپ ہندوؤں کے دل سے ایک بت نکال سکینگی ہرگز نہیں اِس لئے جیسا لکھا ہی یعنے کھولکر سنا دینا خدا کے بندوں کا کام ہی۔ جب جناب محمد صاحب نے مدینہ میں آکر غلبہ و زور پایا تو کہا کہ خدا فرماتا ہی کہ سورہ انفال ۶۵ آیت توبہ ۷۳ آیت سورہ محمد ۴ آیت یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ

یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ ۝ وَ اَغْلُظْ عَلَیْهِمْ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ یعنے اے نبی شوق دلا مسلمانوں کو لڑائیکا اے نبی لڑائی کر کافروں سے اور منافقوں سے اور تند خوئی کر اُنپر سو جب تم بھڑو منکروں سے تو مارنی ہیں گردنیں

باقی آئندہ

منقولات

کابل کا غدر اور سفارت کا قتل

بڑے رنج اور صدمہ کی بات ہے کہ اس ہفتہ کے تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ کابل میں غدر ہو گیا اور سفاک افواج کابل نے ہماری کل سفارت کو نیست و نابود کر دیا۔ ہماری سفارت کے مقام کو سفاکوں نے گھیر لیا اور آگ برسانی شروع کی لیکن سفارت کے کل آدمیوں نے جوانمردی اور استقلال کے ساتھ دن بھر اُن کا مقابلہ کیا اور دشمنوں کے ۲۱۰ آدمیوں کو مقام عدم کو پہونچایا۔ جب وہ قلیل سفارت مقابلہ سے بھی عاجز آئی تو بیرحموں نے تمام مقام میں آگ لگا دی اور تمام آدمیوں کو جو شمشیر بکف تھے قتل کر ڈالا۔ افسوس افسوس۔ معتبر خبروں سے پتا پایا ہے کہ ۱۲ رجمنٹیں کابل وغیرہ کی اس سفارت کے قتل میں شامل تھیں +

اس حال غمناک کو سُنکر تمام برٹش انڈیا افسردہ ہے اور اُن بیرحموں سفاکوں کی حرکت پر نفرین کر رہی ہے جنہوں نے ہماری بے بدل سفارت کا خون کر دیا اور وہ حرکت کی جو درندوں سے بھی نہیں ہوا کرتی۔ یہہ تمام خبریں ظاہر کرتی ہیں کہ فوج نے سردار یعقوب خان کو بھی مجبور کر دیا تھا اور اُن کی کسی نے ایک نہ سنی اور وہ کیا جو اُنکے سیاہ دلوں میں جوش بھر رہا تھا۔ باوجودیکہ سردار یعقوبخان نے سفارت کے بچانے کے لئے آدمیوں کو بھیجا مگر وہ اپنے ارادے میں ناکامیاب ہوئے۔ عقل کے دشمن درندہ خصال۔ موذی افواج نے کچھ بھی خیال نہ کیا اور ہمارے لاثانی۔ بے بدل سفیر میجر کوگنری کو معہ ہمراہیان کے جوش کے ساتھ قتل کر ڈالا۔ اور تمام دنیا کی غصہ کی آگ کو اپنی اِس نالایق حرکت سے بھڑکایا جسکا بجھ کرنا واجبی ہے +

یہہ کیا خاک جوانمردی۔ ایمانداری ہے کہ گھر آئے سفیر کو جو اُنکے سردار کی مرضی و التجا سے کابل میں آیا تھا اور جسکے آنے سے مدعا یہی تھا کہ افغانستان میں امن قایم ہو قتل کیا اور یہہ نہ سوچا کہ دنیا اور دین دونوں کے نزدیک یہہ حرکت ایسی بیجا ہے کہ اُس سے زیادہ بیجا حرکت اور کیا ہوگی۔ جو قومیں کہ برائے نام انسان کہلاتی ہیں ہم نے اُنکو بھی دیکھا ہے کہ گھر آئے سفیر کی مہمان جانکر عزت و توقیر حد سے سوا کیا کرتے ہیں۔ خدا جانے یہہ کس قسم کے جانور انسان ہیں کہ اُس امر کا بھی خیال نہیں کرتے جسکا خیال ہر قسم کے جاندار کیا کرتے ہیں۔ یہہ کیا ایمان ہے کہ بے ایمانی کو مقدم کیا جاوے اور اپنے نرے تعصب کا نام ایمان رکھا جاوے۔ یہہ ایمانداری نہیں بلکہ وحشت ہے جو وحشی جانوروں کو ہوا کرتی ہے اور وہ کسی قسم کی اونچ نیچ کا خیال نہیں کیا کرتے اور اپنی جان کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا کیا کرتے ہیں +

افغانستان کیا نہیں جانتا کہ ہماری گورنمنٹ کے جلال کی روشنی کے سامنے ہمارا ملک ایک ذرہ کی بھی برابر نہیں ہے +

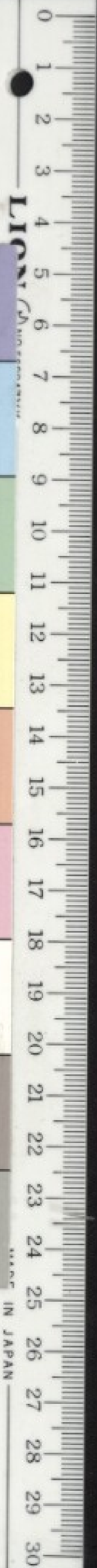
افغانستان کیونکر نہیں جانتا کہ گورنمنٹ انگریزیکا اقبال تمام دنیا میں آفتاب کی طرح روشن ہے اور اُسکے ہی طفیل سے اُسکا چراغ کچھ عرصہ سے روشن ہے جس سے پیشتر اُسکو ٹمٹمانے کی بھی حالت نصیب نہیں ہوئی تھی +

افغانستان کو بیشک معلوم ہے کہ ہماری تلوار کی چمک نے اُسکی آنکھوں کو پہلے بھی چکاچوند کی حالت دیدی تھی اور اُنسے پہلے بھی کچھ نہ ہوا تھا جیسا کہ اب نہیں ہوا +

افغانستان کی فوج کے صفحہ دل پر کل کی بیہبات تازہ ہوگی کہ اُنہوں نے نوک دم بھاگ کر کابل میں دم لیا تھا اور آخر کار عہد نامہ گنڈمک کے سبب سے اُنکی خلاصی ہوئی ورنہ بکریوں اور بھیڑوں کی طرح اُنکا درجہ ہوتا +

اب کس برتے پر اونسے یہہ سر اُٹھایا۔ کس توقع پر یہہ بیہودہ حرکت کی۔ کون سے وحشی قاعدے سے سفیر کا قتل جایز قرار دیا۔ افسوس نہ کوئی قاعدہ ہے نہ کوئی سبب ہے بلکہ اُنپر خدا کی مار ہے اور اُنہوں نے اپنے مرگ کے سامان اپنے ہاتھ سے کئے ہیں جسکا مزا وہ چکھیں گے (ضرور چکھیں گے) اور دنیا دیکھے گی۔ جب گیدڑ کی کمبختی آتی ہے تو وہ شہر ہی کی طرف بھاگتا ہے اور جب مچھلی کی موت آتی ہے تو نگہبان موج سے علیحدہ ہو کر کنارے پر آکر بیٹھتی ہے اور کانٹے لگانے والے اُسکو چارہ کے لالچ سے پھنساتے ہیں اور وہ صورت بنا دیتے ہیں کہ جیسی اُس آدمی کی ہوتی ہے جو تڑپ کر پھانسی پاکر لٹکا رہے اور ہوا کے سبب سے جنبش کرے +

آج کل افغانی سپاہ نے جو بیرحمی کا برتاو کیا ہے وہ اُس قسم کا ہے کہ جہانتک اُنپر نفرین کیجاوے کم ہے البتہ یہہ امر قابل بحث ہے کہ ایک ایسے موقع پر جبکہ انگریزی ایلچی



سفیر کابل میں موجود ہوا اور یعقوبخان بھی یہہ جانتا ہو کہ میری بعض سپاہ میرے برخلاف ہو تو سردار مذکور کو کیا کرنا چاہئے تھا - یہہ سوال اِس قسم کا ہو کہ ایک بچہ بھی جو سن تمیز کو نہیں پہونچا ہو یہی جواب دیگا کہ سردار یعقوب خان پر فرض تھا کہ سفیر کی نگہداشت نہایت احتیاط کے ساتھ کرتا - اُس فوج کو جسمیں بوئے مخالفت آتی تھی کابل سے پرے رکھنا واجب تھا اور اُنکی نگہداشت ایسی ہی کرنی تھی کہ جیسی دلی دشمنوں کی کیا کرتے ہیں اور جو فوج اور اعزا کہ اُسکے موافق تھے اُنکو مہمان سفیر کی نگہداشت کے واسطے چھوڑنا چاہئے تھا - مخالف فوج کی تنخواہ کا فیصلہ نہایت نرمی کے ساتھ کرنا چاہئے تھا اور ایسا برتاؤ اُس موقع پر فرض تھا جس سے اُنکا جوش کم ہوتا - لیکن افسوس ہمارے سردار یعقوب خان نے حکمت عملی اور دور اندیشی نہ کی اور ایسی سخت غلطی کھائی جو صفحۂ دنیا پر قیامت تک یادگار رہیگی اور اُسکی پیشانی پر یہہ وہ کلنگ کا ٹیکا لگا ہو جسکا چھوٹنا دشوار ہو - اُسکی نادانی نے ہماری سفارت کو بھی غارت کرا دیا اور آپ بھی ہنگامہ میں مبتلا ہو گیا - ہم یہہ نہیں کہتے کہ اِس موقع پر یعقوب خان نے کوئی امر فروگذاشت کیا یا یہہ کہ سفارت کی خبر نہ لی بلکہ سب کچھہ کیا لیکن اُسوقت کہ جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور ہماری العیلی سفارت کٹ گئی - جو خبریں کہ اسوقت تک ہمارے پاس پہونچی ہیں اُنسے اچھی طرح ثابت ہوا ہو کہ یعقوب خان نے بہت کچھہ ہاتھہ پاؤں مارے کہ سفارت کا بال بیکا نہو لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہم اُسکو عقلمند جب ہی جانتے کہ اِس معاملہ کو اچھی طرح سلجھاتا وہ امر نہ ہونے دیتا جسکے ہونے سے فتنہ ظاہر ہو مگر کچھہ بھی نہ ہوا اور ہماری گورنمنٹ کو وہ صدمہ ہوا جسکا اثر تمام برٹش انڈیا اور انگلینڈ پر طاری ہو اور اُسکے سبب سے وہ جوش واجبی پیدا ہوا ہو کہ جو افغانستان کے پرخچے اوڑادے اور خون کی ندیاں بہادے - جب سے ہماری گورنمنٹ اور گورنمنٹ کابل کے درمیان رسم اتحاد شروع ہوا ہو اُس دن سے ہماری گورنمنٹ نے نیک نیتی سے یہی چاہا ہو کہ کابل میں امن وامان قائم ہو جو درندوں کی سی کارروائیاں وہاں جاری ہیں اُنکا انسداد ہو - وہ ملک علم کی روشنی سے منور ہو - اُسکو تجارت سے فایدہ پہونچے - جب شائستہ گورنمنٹ سے میل جول ترقی کرے تو اُنمیں تہذیب و آدمیت آوے - ہماری گورنمنٹ کا کبھی یہہ منشا نہیں ہوا کہ اپنی سلطنت کو وسعت دے - افسوس اسپر بھی جاہل افغانستان کو کچھہ خیال نہیں ہوا - ہماری سفارت کا بیٹھک نقصان ہوا - لیکن تمام دنیا جانتی ہو کہ گورنمنٹ انگریزی اپنے اچھے اصول کے مطابق ہمیشہ سب جگہہ امن قایم کرنے کے لئے کوشش کرتی ہو اور اُس کوشش کے ضمن میں جو اُسکو رنج ہوتے ہیں یہہ اُس امر پر دلالت کرتے ہیں جو بافیض اقوام کا طریقہ اور حالت دنیا میں رہتی ہو - اسوقت جو احکامات کہ افواج انگریزی کی نسبت گورنمنٹ نے نافذ کئے ہیں نہایت مناسب ہیں - ہمپر فرض ہو گیا ہو کہ ہم اُن جاہلوں سے اپنے خون کا بہت جلد بدلا لیں جنہوں نے ہمارا دل دکھایا ہو اور وہ حرکت کی ہو کہ جو کسی انسانی مخلوق کو گوارا نہیں ہو سکتی +

اگر کابل سے مفسدہ جاتا رہا ہو تو سردار یعقوبخان پر فرض ہو کہ جہانتک اُسکو موقع ملے مفسدونکے گرفتار کرنے میں کوشش کرے اور جو لوگ کہ مفسدون کے سرگروہ ہیں اُن کے گرفتار کرنے میں دیر نہ کرے اور اُن سب کو سرکار انگریزی کے لشکر میں بھیجدے اِس کارروائی سے گورنمنٹ انگریزی کو زیادہ تکلیف کرنی نہ پڑے گی - مناسب ہو کہ اون سفاکوں کی کئی رجمنٹیں کابل سے چلدی ہیں یعقوب خان اُن کی گرفتاری میں کوشش کرے اور اپنے آپ کو دردمند دوست گورنمنٹ انگریزی کا ثابت کرے +

ہمکو اُمید ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کی فوج نے کابل کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہوگا اور وہ بہت جلد کابل میں پہونچکر سرکشوں کے اتنے اتنے ٹکڑے کریگی - ہرگز مناسب نہیں کہ اب بھی گورنمنٹ رحم کے قاعدوں کا برتاؤ کرکے اُس طرح آگے بڑھنی جاے جس طرح کہ پیشتر بڑھی تھی بلکہ اب تو اس طرح بڑھنا مناسب ہو جس طرح سرکش ملک میں بڑھا جایا کرتا ہو ہرگز مناسب نہیں ہو کہ گورنمنٹ اب آگے بڑھنے میں کسی قسم کا لحاظ کرے اور اُسکو یعقوب خان کا کچھہ خیال ہو بلکہ اِس موقع پر یعقوب خان خود عاجز ہو جب تک گورنمنٹ کی فوج کابل میں تسلط نہ کرے گی امن وامان کا ہونا غیر ممکن ہو +

ہرگز مناسب نہیں ہو کہ گورنمنٹ یعقوب خان کی کسی قسم کی مرضی کو ٹٹولے کیونکہ وہ خود بیکار محض ہو جب اُسکی فوج اُس سے سنبھل نہیں سکتی +

مناسب ہو کہ ہماری فوج ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ بدلا لے اور موذیوں کو مزا چکھا وے - افغانستان کی ظلمت تلوار کی نوک سے دور ہو گی افغانستان ایسا بھلا آدمی نہیں ہو کہ وہ دھیمی کارروائیوں سے آدمی بنے +

از انجمن پنجاب

مراسلات

خداتعالیٰ کی بزرگی

خداتعالے کی بزرگی اور عزت ہم اکثر اپنے اعضا اور لباس سے ظاہر کرتے ہیں ہر ملک و قوم میں یہہ دیکھا جاتا ہی کہ لوگ خدا کی بزرگی اور توقیر کو ظاہر کرنے کے لئے چند نشان رکھتے ہیں اور خدا کے کلام مقدس سے بھی ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ خدا کو بھی پسند ہی +

چنانچہ ہم اپنے ملک ہندوستان میں دیکھتے ہیں کہ ہندو لوگ جب اپنے تبخانوں میں اپنے دیوتاؤنکے سامھنے جاکر سجدہ کرتے ہیں تو وہ اس کام کے کرنے سے پہلے اپنی جوتی اُتارتے ہیں اور اسبات کا اتنا لحاظ اور خیال کرتے ہیں کہ وہ عبادت کے گھروں میں جوتے کو ہرگز نہیں لیجاتے اور ایسا ہی ہم محمدیوں میں دیکھتے ہیں کہ وے لوگ مسجد میں جوتے نہیں لیجاتے بلکہ ایسا کرنا خداتعالے کی بے عزتی کرنے میں شمار کرتے ہیں اور محمدیوں میں اس امر کے نسخ کرنیوالا کوئی شخص نا پاوینگے یعنے کوئی محمدی یا ہندو جو باتہذیب و اخلاق ہو ایسا کام اراوتاً کبھی نکریگا - پھر ہندوستان میں جب ہم عیسائیوں کی طرف غور کریں اور اُن کے پاک کلام میں اس امر کی بابت تفتیش کریں تو ایک جگہہ ہم یہہ پڑھتے ہیں کہ خدا نے موسٰی کو حکم دیا کہ تو اپنی جوتی اوتار کیونکہ یہہ مقام جہاں تو کھڑا ہی پاک ہی اسیطرح ہم توریت اور انبیوں کے صحائف میں اسطرح کی عزت کے ظاہر کرنے کی تاکید ہی +

واضح ہو کہ اس تحریر سے راقم کا اصل منشا یہہ ہی کہ خاصکر عیسائی لوگ اس ضروری امر کو خوب سمجھ لیں +

سبب اسکا یہہ ہی کہ راقم نے ایکدو عیسائی کا نام رکھنے والونکو دیکھا ہی جو اس امر پر کچھہ لحاظ نہیں کرتے اور ایسے شخصونکو ہم بدعتی اور مغرور سرکش کہہ سکتے ہیں - اول یہہ جاننا چاہئے کہ اس طرح کی عزت اور توقیر کا ظاہر کرنا صرف دستور پر موقوف ہی لیکن دستور وہ کہا جاسکتا ہی جو کسی فرقہ یا ملک کے لوگوں سے ایکہی طور پر عمل میں لایا جاوے اور اگر کوئی شخص چاہے کہ اپنے فرقہ یا مذہب کے کسی دستور کو جبر کسی طرحکی بُرائی عاید نہیں ہوسکتی توڑے اور اُسکے عوض کوئی اور ہی دستور کو رواج دینے چاہے جو اُس فرقہ سے کچھہ بہتر نہیں سمجھا جاتا تو بیشک ہر ایک آدمی ایسے شخص کو بدعتی اور فتنہ انگیز کہیگا اور پھر اُسکو خام خیالی کا مسکن قرار دیکر اُس شخص کو اپنے خدا یا معبود کی بے عزتی کرنیوالا سمجھیگا اور حقیقت میں یہہ حق اور واجب ہی +

اب قدیم کلیسائے جامع میں یہہ دستور برابر چلا آیا ہی کہ ہر مرد اپنے سر کو بندگی کے وقت ننگا کرتا ہی اور کلیسیا سے یہہ بات دستور قرار دیا گیا ہی کہ ہر شخص بندگی کے وقت اپنا سر برہنہ کرے تاکہ خدا جسمیں کلیسیا پیوند ہی اُسکو اپنی عزت کا باعث اور سبب سمجھے اور اگر کوئی شخص اسبات کا ثبوت مانگے کہ کسقدر ہی اور کسوقت کلیسیا نے اُس دستور کو قرار دیا تو ایک عقلی ثبوت یہہ ہی کہ انسان کے ارادے اُسکے فعلوں اور اُسکی حرکات سے معلوم ہوتے ہیں پس جبکہ ہم اس دستور کو کلیسیا میں قدیم سے دیکھتے ہیں تو یہہ عیاں ہوتا ہی کہ ضرور یہہ دستور کلیسیا سے قرار دیا گیا اور دوم پولوس رسول کہتا ہی کہ جو آدمی اپنی پگڑی اپنے سر سے بندگی کے وقت نہیں اُتارتا وہ خدا اپنے مالک و خالق کی بے عزتی اور تحقیر کرتا ہی پس اگر کوئی مسیحی ایسا نکرے وہ سزا کے لایق اور خدا کی بے عزتی کا باعث ہوتا ہی تاکہ صرف اپنی عقل سے بلکہ اپنے عضو کو بھی اُسکے حکم اور مرضی کے توڑنے میں استعمال کرتا ہی کیونکہ کلیسیا کے بزرگوں یعنے رسولوں نے اسباتکو قرار پایا اور جو اس دستور کے برخلاف ہوگا وہ صریحاً اُسکا مخالف ہوگا جو کلیسیا کا سر ہی - پھر بعض ایسے مغرور اور متکبر شخص یہہ کہینگے کہ ہم اپنے جوتے اُتارلینگے تو یہہ میرے خیال میں بہت خوب ہی بشرطیکہ وہ شخص دل سے اسمیں خدا کی عزت جانتا ہو لیکن جوتے اُتارنے کے ساتھہ اُسکو اپنا سر بھی ننگا کرنا چاہئے تا ایسا نہو کہ وہ جامع کلیسیا کے دستوروں کو توڑے اور اُن کے بجائے وہ اپنے دستور اور خیالات کو درست سمجھکر کلیسیا کے دستورونکو ترک کرے ایسا ہرگز نہو کیونکہ اسمیں غرور پایا جاتا ہی اور اُسمیں کلیسیا کی حقارت سمجھی جاتی ہی چاہئے کہ جیسا خدا کا حکم ہی کہ ہم اُسکی بندگی ملکر ایک دل اور جان سے کریں اسیطرح ظاہری دستور بندگی کے متفرق نہوں کیونکہ جب ہمارا ظاہر احال ایکدوسرے سے متفق نہیں ہوسکتا تو ہم کسطرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم ایکدل اور جان ہوکر اُسکی بندگی کرسکتے ہیں کیونکہ جسطرح پاک کلام میں مرقوم ہی کہ جب ہم اپنے بھائیوں یعنے آدم زاد کو جنکو ہم اپنی نظر سے دیکھہ سکتے ہیں پیار نہیں کرتے تو ہم خدا کو جسکو ہم دیکھتے نہیں کسطرح پیار کرسکتے اسیطرح جب ہم اپنے ظاہری حال کو جسکو ہماری نظر دیکھہ سکتی ہی ایکدوسرے سے متفق نہیں کرسکتے +

بلکہ ایک شخص کچھہ چاہتا ہی دوسرا اپنی ناقص عقل سے اور

ہی دستور چاہتا ہی تو ہم کسطرح اپنے دلوں میں ایکدوسرے سے متفق الرائے ہو سکتے ہیں۔ اب بہت زیادہ کہنا کچھ ضرور نہیں ہی صرف اتنا نتیجہ اسکا نکلتا ہی کہ ہر مسیحی کو واجب و لازم ہی کہ اُس دستور کو جو کلیسیا کی بنیاد ڈالنیوالوں نے پسند کیا اور جو ہمارے ملک میں بھی رائج ہو گیا اور سب دیندار اُسکی تعمیل کرتے ہیں اُسکو مانے اور اپنے نئے خیالوں سے اپنی بیوقوفی اور مغروری کو ظاہر نہ کرے انگریزی کی ایک مثل ہی کہ مغروری کے پیچھے تباہی اور گھڑے کی طرف دوڑتے ہیں۔ اگر کسی مسیحی کو میری اس تحریر پر کوئی اعتراض کرنا ہو تو اُس اعتراض یا اُن اعتراضات کے مشتہر کرنے پر بندہ جواب دینے کو تیار اور خوش ہی۔ لیکن ایسا معترض اُن چند سوالات پر غور کرے۔ کیا تو خدا کی زندگی کلیسیا میں ہو کر یعنے اپنے کو اُسکا عضو قرار دیکر کرنے چاہتا ہی۔ کیا تو کلیسیا کو پسند کرتا ہی اور جب اُسکو پسند کرتا ہی اُسکے برخلاف کسی حالت میں نہیں ہو سکتا ہی کیونکہ پسند کرنے کے اصلی معنے یہی ہیں یعنے ایک اور متفق ہونا جب ایک آدمی کے ارادے خیال اور خواہشیں دوسرے کے ارادوں خیالوں سے ملتے نہیں تو وہ ہرگز ایک دوسرے کو پسند نہیں کر سکتے اور ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے اسی ثبوت سے اگر کوئی کلیسیا میں یعنے خدا کے بندوں میں داخل ہو گیا تو یہہ لازم ہی کہ اُسنے اُسکو پہلے پسند کیا ہو پس جبکہ اُسنے اُسکو پسند کیا تو کسی حالت میں وہ اُسکے برخلاف نہیں ہو سکتا اگر ہو تو ظاہر ہی کہ اُسکو کلیسیا کی شراکت پسند نہیں اور اگر کہیں کہ پسند تو کیا لیکن اُسکے برخلاف بعض حالت میں ہوں تو یہہ دو ضدیں ہیں جو منطق کی رو سے ناممکن ہیں + راقم مسافر

اخبارات تار برقی

لنڈن ۔ ۹ ستمبر۔ جناب ملکہ معظمہ نے لیڈی کیوگناری صاحبہ کے پاس پیغام تعزیت بھیجا ہی +

سپاہ اسٹریا بغیر تعرض کے داخل نووی بازار ہو گئی +

لنڈن ۔ ۱۰ ستمبر۔ لارڈ کران بروک صاحب کل کونسل ہند کے جلسہ کے ایک جلسہ میں صدر نشین ہوئے اور بعد ازاں لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب سے مشورہ کرنے کیواسطے ہیوغنڈن کو تشریف لیگئے۔ صاحب موصوف کل لنڈن کو واپس تشریف لے آئینگے +

اخبار سینٹ پیٹرزبرگ گزٹ افغانستان کو درمیان انگلستان اور روس کے تقسیم کر لینے پر زور دیتا ہی +

لنڈن ۔ ۱۰ ستمبر۔ کہتے ہیں کہ رجمنٹ ہائے پیادگان نمبر ۵ و نمبر ۳ کو ہندوستان جانیکا حکم ہوا ہی اور کئی توپخانے بھی اُسیطرف جانیکے لئے طیار کر رہے ہیں +

شملہ ۔ ۱۰ ستمبر ۱۸۷۹ء۔ کرنل ہیوگف صاحب کورم کا راستہ کھلا رکھنے والی فوج کے کمان افسر مقرر ہوئے ہیں اور لفٹنٹ کرنل ہیجہ کوٹ صاحب اُنکے اسسٹنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ کرنل ٹام گارڈن صاحب کورم کی فوج کے کمان افسر ہوئے ہیں اور کپتان گرانٹ صاحب متعلق رجمنٹ نمبر ۶ اُنکے برگیڈ میجر ہوئے ہیں +

شملہ ۔ ۱۱ ستمبر۔ عظمت اللہ خان غلزئی جسکو جنرل بیکر صاحب نے جاجیخیل غلزیان کے جانے سے محروم کر دیا تھا جلال آباد کے قریب بالا باغ کو لوٹ رہا ہی۔ ایک کہار متعلق سفارت جو بروقت حملہ باہر تھا بچ نکلا ہی اور فرانگہ میں پہونچا ہی اُسکا بیان ہی کہ حملہ صبح کو شروع ہوا تھا۔ دوپہر کو مکان سفارت کو جلا دیا گیا مگر لڑائی شام تک جاری رہی۔ اُسکا خیال ہی کہ کوئی نہیں بچا۔ اُسنے اپنے تئیں چھپا دیا تھا اور رات کو سفر کیا۔ سردار شیر علیخان گورنر قندھار کے امیر صاحب کے پاس خطوط بابت اطلاع حادثہ کابل پہونچے ہیں امیر صاحب نے گورنر موصوف کو حکم دیا ہی کہ حکام انگریزی کی صلاح کے موافق تعمیل کرو۔ راولپنڈی اور کوہاٹ کی سڑک کو فی الفور بڑھایا جاویگا +

شملہ ۔ ۱۱ ستمبر۔ گورنمنٹ نے سکھر سے دادر تک چھوٹی پیمانہ کی ریل کی سڑک بنانی منظور فرمائی ہی۔ اُمید ہی کہ یہہ سڑک ایک میل روز کے حساب سے تیار ہوگی +

دادر سے آگے غالب ہی کہ درہ بولان تک کوہستانی ٹرمویے بنائی جاینگی +

پشاور ۔ ۱۱ ستمبر۔۔۔ خچریں اور ۲۵ ہزار مردمان بھیر کیواسطے لباس سرمائی کل کورم کو روانہ ہوا +

جنرل رابرٹس صاحب کل یہانسے براہ درہ کوہاٹ کورم کو روانہ ہوئے +

کپتان ٹکر صاحب پولیٹیکل افسر مقرر ہوئے ہیں۔ میجر لیٹن صاحب اُس فوج کے پرنسپل کمسریٹ افسر مقرر ہوئے جو کورم کے راہ سے کابل کو جاتی ہی۔ صاحبان کمسریٹ بکثرت ذخیرے خرید رہے ہیں +

شہر میں تمام اقسام کی افواہیں ہو رہی ہیں۔ سب سے بڑی یہہ ہی کہ یعقوب خان نے خودکشی کی۔ یہاں کے ہندوستانی باشندوں کو واقعات پر بالکل تعجب نہیں ہوا وہ گورنمنٹ پر الزام لگاتے ہیں کہ اُسنے یعقوب خان کی طاقت پر بہت زیادہ بھروسہ کر لیا تھا جو اُسکو یعقوب خان کو اپنی رعیت پر حاصل نہیں ہی +

سب کہتے ہیں کہ خیبر سے اُسطرف ہرات تک مسلمانوں کے خیالات بدلکر بجائے تعظیم و ہمدردی کے عہدنامہ گندمک پر دستخط ہونیکے وقت سے سخت نفرت انگیز ہو گئی ہیں +

لنڈن - ۱۱ ستمبر - جو رجمنٹیں کیمپ میں ہیں انکو گورنمنٹ نے جناب ویسرائے ہند کے تفویض کر دیا ہے کہ ضرور سمجھیں تو اُنسے کام لیں +

ترکی کا نیر فوج مقیم بلوچی بیان کرتا ہے کہ نووی بازار کے باشندوں نے اُنکے شہر پر فوج اسٹریا کے قابض ہونے سے مخالف ظاہر کیا ہے۔ اگرچہ علانیہ تعرض نہیں کیا +

لارڈ کرانبروک صاحب نے اِن پیغامات کو پیش کیا ہے جو مسٹر کیوگناری صاحب مرحوم نے ویسرائے صاحب کے پاس کابل میں پہونچنے کے بعد بھیجے تھے اور جنسے اِن پیغامات سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور کی تکذیب ہوتی ہے کہ امیر صاحب نے مسٹر لوئیس کیوگناری صاحب سے سرد مہری ظاہر کی تھی اور خطرہ آئندہ سے متنبہ کر دیا تھا +

شملہ - ۱۲ ستمبر - امیر صاحب نے اپنا ایک معتمد صلاح پوچھنے کے واسطے کپتان کالی صاحب کے پاس بھیجا ہے جسکو جنرل رابرٹس صاحب کے وہاں پہونچنے تک ٹھہرا لیا گیا ہے حالات کابل اور حرکات رجمنٹ ہائے باغی کی متناقض ہیں - اِس مضمون کی افواہیں جو اکثر ایسے موقع پر ہوتی ہیں منتشر ہو رہی ہیں کہ رجمنٹ ہائے مذکور قوموں کو برانگیختہ کر رہی ہیں اس باب میں کوئی تحقیق خبر نہیں ہے +

امیر صاحب کی وضع اور حالت ضرور تاً غیر متحقق ہیں - اہم تخشم متعلق دفتر سفارت جو تمام لڑائی میں سفیر صاحب کے ساتھ تھا ایک موری میں چھپ رہا اور رات کے وقت نکل آیا - ابھی تک اُن سواروں کی نسبت کسیطرح کی خبریں سُننے میں نہیں آئیں جو گراس کٹوں کے ساتھ باہر گئے ہوئے تھے اور نہ قندھار سے مسٹر نواب غلام حسین خان کے کابل میں پہونچنے کی کوئی خبر آئی +

سرحد پر عموماً امن ہے - قندھار میں امن ہے - اور اظہار وہاں کے لوگوں کی وضع اچھی ہے +

اطلاعنامہ

بعدالت چیف کورٹ پنجاب بمقدمہ صیغہ ازدواج نمبر ۶ ۱۸۷۹ء

ایلن سایلہ　　بنام عبداللہ رسپانڈنٹ

بنام عبداللہ دیسی عیسائی جو آخیر مرتبہ بمقام گجرات بود و باش رکھتا تھا واضح ہو کہ سایلہ مذکورہ بالا نے ۱۹ جون ۱۸۷۹ء کو تمہارے برخلاف ایک سوال بموجب ایکٹ طلاق ۱۸۶۹ء مجریہ ہند باستدعائے کالعدم ہونے ازدواج کے عدالت ہذا میں گذرانا تھا اور ۲۳ ماہ مذکور کو اور پھر ۳۱ جولائی ۱۸۷۹ء کو بموقع پیشی ملتوی شدہ مسٹر جسٹس تھارنٹن صاحب نے جو منجملہ حکام چیف کورٹ ایک حاکم ہیں یہہ حکم صادر کیا تھا کہ تمپر سوال مذکور کا اجرا بجائے طریقہ معمولی کے اوطریقہ پر اُسطرح سے کیا جائے جسکی نسبت دفعہ ۲۰ ایکٹ ۱۸۶۹ء میں شرط درج ہے - اس سبب سے تم بذریعہ اطلاعنامہ ہذا ۲۰ نومبر ۱۸۷۹ء کو ۱۱ بجے قبل دوپہر عدالت ہذا میں بمقام لاہور اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہونے اور وہاں سوال مذکور کے جواب دینے کے لئے طلب کئے جاتے ہو - سوال مذکور کی ایک نقل اِس غرض سے کہ تمہاری درخواست پیش کرنے پر تمہارے حوالہ کیجاوے دفتر رجسٹرار عدالت ہذا میں طیار رکھی ہے اور اگر تم حکم مندرجہ بالا کی تعمیل نکروگے تو باوجود تمہاری غیر حاضری کے سوال مذکور کی سماعت شروع کیجاویگی اور اُسپر حکم صادر کیا جاویگا +

مورخہ ۴ اگست ۱۸۷۹ء بمقام لاہور واقع پنجاب - دستخط حمبر رجسٹرار

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب اِستعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خرید لے +

دستخط

جی - ای - وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امر کہ بحث ...